نماز کے لئے صفوں کی درستی

تحریر: محمد عاقل ۔ جدہ (سعودی عرب)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اپنی صفیں برابر کرو، کیونکہ صف برابر کرنا نماز کے قائم کرنے میں داخل ہے''۔ (صحیح بخاری)

نماز باجماعت میں صفوں کا سیدھا اور برابر ہونا نہایت ضروری اور لازمی ہے۔ فاصلہ چھوڑ کر نماز میں کھڑا ہونا رسول اکرم ﷺ کے واضح حکم کے خلاف ہے۔ آج جبکہ بلادِ توحید کا ہر امام رسول اکرم ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے اس بات کی تلقین کرتا ہے کہ ''صفوں کو درست کرلو'' اور ائمہ حرم تو بعض مرتبہ نماز سے پہلے حدیث شریف کو پورا پڑھ کر سنا دیتے ہیں لیکن ہماری حالت آج انتہائی قابلِ اصلاح ہے۔ بعض اوقات تو ایک مقتدی سے دوسرے کے درمیان خاصا فاصلہ دیکھنے میں آتا ہے۔ ہم یہاں پر تسویۃ الصفوف (صفوں کی برابری اور درستگی) سے متعلق چند احادیث پیش کررہے ہیں تاکہ ہماری نماز باجماعت اس طرح سے ہوسکے جس طرح سے کہ اللہ کے رسول ﷺ کے صحابہ کرامؓ کی ہوا کرتی تھی۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنی صفوں کو سیدھی کرو اور کندھوں کو برابر کرو اور فاصلوں کو ختم کرو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہوجاؤ (یعنی اگر کوئی سیدھا کرنا چاہے تو آسانی سے ہوجاؤ) اور شیطان کیلئے فاصلے مت چھوڑو (یعنی مل کر کھڑے ہو) اور جو شخص صف ملائیگا اللہ تعالیٰ اس کو (اپنی رحمت سے) ملائے گا اور جو شخص صف کو توڑے گا تو اللہ تعالیٰ اسکو (اپنی رحمت سے) توڑے گا یعنی الگ کردیگا''۔ (ابوداؤد)

حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی صفیں برابر رکھو، نہیں تو پروردگار تمہارے منہ الٹ دیگا''۔ اور صحیح بخاری میں حضرت نعمان بن بشیرؓ سے مروی کہ ''میں نے دیکھا کہ (صف میں) ہم میں سے ہر آدمی اپنا ٹخنہ دوسرے کے ٹخنے سے ملا کر کھڑا ہوتا، اسی طرح سے حضرت انسؓ سے صحیح بخاری میں روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی صفیں برابر رکھو۔ میں تم کو پیٹھ کے پیچھے دیکھتا ہوں''۔ (حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ) ہم میں سے ہر شخص یہ کرتا کہ (صف میں) اپنا کندھا اپنے ساتھی کے کندھے سے اور اپنا قدم اس کے قدم سے ملادیتا۔ اس ضمن میں احادیثِ رسول ﷺ اور صحابہؓ کی نماز کا نقشہ محدثین کرامؒ نے اپنی

کتابوں میں بیان کیا ہے۔ شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ نے صف بندی سے متعلق بڑی عمدہ بات کہی ہے۔ فرماتے ہیں : "اسلام نے فرضی عبادات میں اجتماعیت کو خاص اہمیت دی ہے اور اجتماع میں اگر نظم نہ ہو تو اسکی افادی حیثیت ختم ہو جاتی ہے۔ صفوں کی درستی سے اجتماع میں نظم نمایاں ہو سکتا ہے۔ نماز کے وظائف کی تکمیل کیلئے بھی صف بندی بے حد موثر ہو سکتی ہے۔ دل کے کوائف میں بھی اس سے ترقی ہوتی ہے۔ نظم کے بعد شور و شغب کا امکان بہت کم ہوتا ہے، اس لئے اذکارِ نماز سے دل پورا حظ حاصل کر سکتا ہے۔ صف بندی سے اجتماع میں ویسے بھی خوبصورتی نمایاں ہوتی ہے اور اسی لئے رسول اللہ ﷺ صفوں کی اصلاح کیلئے پوری کوشش فرماتے تھے۔ جب تک صفیں درست نہ ہو جاتیں، نماز کا آغاز نہ کرتے اور فرماتے کہ تمہاری صفیں ملائکہ کی طرح ہونی چاہئیں اور یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرامؓ پاؤں سے پاؤں اور کندھے سے کندھا اور پنڈلی سے پنڈلی ملانے کا اہتمام کرتے۔

اس موضوع کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے مسلمانوں کو آج کم از کم مساجد میں اتحاد و نظم کا مظاہرہ کرنا چاہیے اور وہ ائمہ کرام جن کو نماز سے پہلے صفوں کی درستی کیلئے کہنے کی عادت نہیں ہے انہیں اپنے موقف پر نظر ثانی کرنی چاہیے، کیونکہ سنت یہی ہے کہ امام صفوں کو درست کرنے کی تلقین کرے۔ اللہ تعالیٰ امتِ مسلمہ کو متحد و متفق کر دے اور ہماری نمازوں کو اس طرح ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے جس طرح سے نبی اکرم ﷺ کا طریقہ تھا۔ آمین۔

(المرسل : خادم حسین پردیسی ۔ مکہ المکرمہ)

بقیہ : **بشر مثلکم**......

گستاخ دراصل وہ ہیں جو کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہؐ کی جگہ رہنمائی کے لئے ملفوظاتِ ہندی و عجمی کی طرف رخ کرتے ہیں۔

گستاخ دراصل وہ ہیں جو قولِ پیغمبرؐ پر قولِ امام کو ترجیح دیتے ہیں۔

گستاخ دراصل وہ ہیں جو قرآنی آیات اور حدیثِ رسول ﷺ کو چھوڑ کر قولِ امام ڈھونڈتے ہیں۔

گستاخِ رسولؐ دراصل وہ ہیں جو کلام اللہ اور فرمانِ رسول اللہؐ کو اسلام کہنے کی بجائے اپنی اپنی پسند کی شخصیات کی تشریح کو اسلام کہتے ہیں۔

اہل حدیث مقامِ رسولؐ کی عظمتوں کا قائل اور محافظ ہے۔ اہل حدیث حدیثِ رسول اللہؐ کا محافظ اور بدعات کا قاطع ہے۔ اہلِ حدیث کے دم سے حدیثِ رسول اللہ ﷺ کا بول بالا ہے۔ اہل حدیث ہی رسول اللہؐ کی دعوت الی اللہ پر لبیک کہتا اور صرف اللہ اکیلے کے دروازے پر سر جھکاتا اور ہاتھ پھیلاتا اور حضور اقدسؐ کو "سراجاً منیراً" مانتا ہے۔ وما توفیقی الا باللہ۔